

دیو (شیطان) بندگی پھر ”سینوں کے نزدیک شیطان نماز اور توبہ استغفار کے لئے ولا“ کا جواب



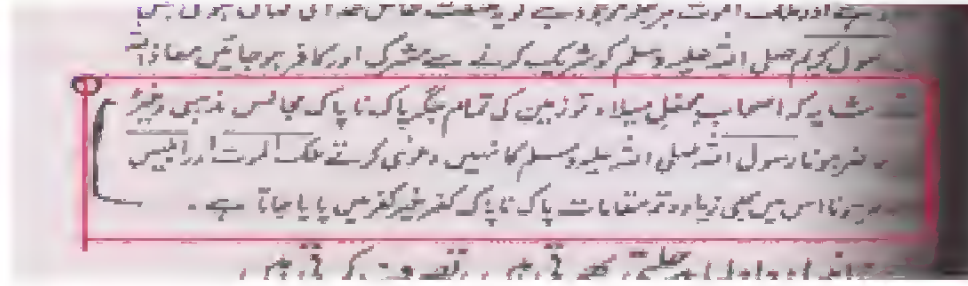
الحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پری کا واقعہ بتایا اور پھر پری ہی کی بات بتائی جو اس نے کہی اگر تم لوگوں کہ شیطان (دیو) کہ اس واقعہ پر اعتراض ہے تو اٹھاؤ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کی کتاب المریدان فی احکام الجنان جس کا ترجمہ تیار سے مذہب کے مولوی نے کیا تاریخ و جنات و شیطانیات کی صورت میں کیا اس کے سینوں پہچنے لگا دیئے گئے ہیں۔ جس میں شیطان (دیو) کی توبہ استغفار کی خواہش اور نماز روزہ کہ واقعات درج ہیں۔ جس میں روایات صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے اور یزیدوں کی بیان کردہ ہیں۔ سب تم کیا ایسے واقعات بیان کرنے پر یزیدوں پر یا صحابہ پر یا امام جلال الدین سیوطی پر فتویٰ لگاؤ گئے یا اس کا ترجمہ کرنے والے اپنے مولوی امد اللہ الوار پر۔۔۔۔۔

تشریح دیو (شیطان) بندگیوں نے یہ اعتراض کر کے اپنی مدد کا لایا ہے حکام ان کی کتابوں میں بھی شیطان کو موعود مانا (شائم ادا ہے) اور بھی انہیں کے حراز بنائے گا ذکر کرتے ہیں (تصاعد قافی) اور بھی انہیں کی ملی برتری مانتے آپ جتنے کے مقابلے میں۔ ہتھ مڑاؤ مل آگے شریعت سے بچائے آئیں

LAANAT



دیو (شیطان) بندی کے پوسٹر سنیوں کے نزدیک ابلیس کا علم حضور ﷺ سے وسیع تر ہے معاذ اللہ کا منہ توڑ جواب



پہلی بات تو یہ یہاں علم کی بات ہوئی نہیں رہی یہ دیو باندی دھوکہ ہے یہاں جھوٹ سے کام لیا گیا ہے دوسرا یہ کہ یہاں جسمانی طور پر حاضر ناظر ہونے کی بات ہو رہی ہے۔ ”اصحاب محفل میلا دتوزمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ نہیں کرتے۔ ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا انہیں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔“ اس عبارت کا مختصر مفہوم تو یہ ہے کہ حضور ﷺ کا اپنے وجود اطہر کے ساتھ تمام پاک و ناپاک پر حاضر ہونا اہل محفل میلا د کا دعویٰ نہیں۔ اور ملک الموت ہر پاک و ناپاک جگہوں پر پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ملک الموت ہر فرد مرتد فاسق کی جان نکالتے ہیں تو اس کے لیے ہر پاک و ناپاک جگہ تشریف بھی لے جاتے ہیں اسی طرح ابلیس بھی ہر پاک و ناپاک جگہ درغلانے کے لیے موجود ہوتا ہے۔ اس پر اعتراض کی کیا بات ہے۔ اگر دیو بندیوں کے نزدیک شیطان سے کم مقامات پر جسمانی طور حاضر ماننا بے ادبی ہے تو دیو بندی بقول اس اعتراض کے بعد خود بھی بے ادب قرار پائے۔ کیوں تم لوگ ایک جگہ پر جسمانی طور حاضر مانتے ہو۔

باقی ہمارے نزدیک تو آپ ﷺ کے جسم کی بجائے آپ ﷺ کی روحانیت و رحمت کی شعاعیں عالمین کے ذرے ذرے پر محیط و حاضر ناظر ہیں

اصل میں یہ عقیدہ دیو باندیوں کا ہے جو دھوکہ بازی سے اس نے ہم پر فٹ کیا۔

اسماعیلی دیو بندی روئے زمین کے علم محیط کے سلسلہ

میں رسول ﷺ سے شیطان کی علمی برتری کہ قائل ہیں

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (محیط روئے زمین کا علم) نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے؟

(براہین قاطعہ، صفحہ ۵۱)



دیو بندیوں کا لاکر لو

ویسے کالے کو اور کیا کالا کرنا ہے

شیطان کی توحید و نماز و علم و دسترس range کون کیسی مانتا ہے؟

۱۔ شیطان خدا کے حکم کے مقابل **موجود** ہے (منہج نور العرفان)۔ شائم امدادیہ میں تھا نووی و امداد اللہ مہاجر کی نے بھی اس کو **موجود** لکھا (شائم امدادیہ، ص ۶۱-۶۲)۔ آپ کے ایک اور مولوی نے شیطان کی توحید اس کی زبانی یوں بیان کی: ”مجھے اس پر غیرت آئی کہ میں کسی غیر کو سجدہ کروں“۔ (تاریخ جنات و شیاطین، ص ۴۱۴)۔ استمداد کے سلسلہ میں بھی ابلیس کی تعلیم یہی ہے کہ: ”اپنی پسند کی چیز اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگنا“۔ (تاریخ جنات و شیاطین، ص ۳۹۹)۔

۲۔ شیطان **نماز** پڑھ رہا تھا (المستوظ)۔ اگر اس پر اعتراض ہے تو جان لو کہ شیطان کی نماز گزاری دیوبندی بھی لکھ چکے ہیں (تاریخ جنات و شیاطین، از امداد اللہ انور دیوبندی، ص ۴۱۳ بحوالہ ابن عباسؓ)۔ شیطان کی پھاڑ پر عبادت گزاری اور اس کی روزہ داری، (تاریخ جنات و شیاطین، ص ۴۰۰)۔ نماز، عبادت، روزہ کا اثبات کر کے تم پھر اپنے معیار کی رو سے ابلیس کے معتقد اعظم ہوئے۔

۳۔ شیطان کا (انا خیر منہ) کا دعویٰ تھا، اس کو طغنا کھوا گیا کہ:۔ میں **صوفی، تاجد، عالم، فاضل** ہوں (نور العرفان)۔ جناب نے اس حوالے کا عکس نہ دیا کیونکہ جملہ بطور حقیقت نہیں بلکہ بطور طغنا لکھا گیا تھا اور (فاضل دیوبند) کہا تھا جس سے دیوبند کا پڑھا ہوا غائباً مراد نہ ہو بلکہ دیوبندیوں کے نزدیک صاحب فضل ہونا مراد ہو..... تاہم ابلیس کا کہنا ہے کہ: ”پہلے تو میں لوگوں کو (شیطانی) تعلیم دیتا تھا، اب جو میں ان سے ملاقات کرتا ہوں تو ان سے (شیطانی) تعلیم حاصل کرتا ہوں“ (تاریخ جنات و شیاطین، ص ۴۱۵)، اور مستقبل بول کر حال مراد لیا جاسکتا ہے۔ ملا علی قاری نے مرقاة میں لکھا: کقول ابلیس انا خیر منہ الأعراف ونحو ذلك من نحو أنا العالم وأنا الزاهد وأنا العابد۔ علی قاری پر تبصرہ ہے یا نہیں؟

۴۔ شیطان کو **آئندہ کا علم** غیب (نور العرفان)۔ یہ سابقہ بعض حاصل شدہ علم ہے، میلا و پاک علی شیعہ کے بعد اب تو شباب مارے جاتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر، الشعراء: ۲۲۳: يسترقون السمع من السماء، فيسمعون الكلمة من علم الغيب۔..... الفصل فی الملل والاهواء والنحل میں ابن حزم نے لکھا ہے: ونص تعالیٰ عن ابلیس أنه عارف بالله تعالیٰ وبملائکته وبرسله وبالبعث وأنه قال رب فأظهرنی الی یوم

یہ عشقون۔ ابن کثیر اور ابن حزم پر کیا خیال ہے؟ پھر شیطان نے مستقبل کی جو باتیں ایسی بتائیں جن کا ذکر قرآن میں بلا تردید ہے ان کا انکار قرآن کا انکار ہے یا نہیں؟

۵۔ گمراہ ہر جگہ **حاضر** ناظر ہے (نور العرفان)۔ آیت میں ہے کہ: انہ یو اکم ہو (وہ تم سب کا ناظر ہے، تم اس کو غائب نہیں، حاضر ہو)۔ علمائے دیوبند نے علم محیط زمین، ابلیس کے لئے حضور جسمانی کے ساتھ مانا ہے (براہین قاطعہ، ص ۵۱) اور تھانوی نے لکھا: [ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع (طے) کر جاتا ہے] (حفظ الایمان، ص ۷)۔ روئے زمین پر حاضر و ناظر ہونے کی طاقت رکھنے والا اور محیط روئے زمین کا عالم مان کر دیوبندی ابلیس کے معتقد اعظم ہوئے یا نہیں؟

۶۔ شیطان کی **جسمانی حاضری** پاک و ناپاک مقامات پر مانی گئی، مگر رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری صرف بعض پاک مجالس میں مانی گئی ہے (انوار ساطعہ)۔..... اگر شیطان سے کم جگہوں پہ جسمانی طور پر حاضر ماننا تمہارے نزدیک گستاخی ہے تو تم دیوبندی تو صاحب انوار ساطعہ سے بھی کم مقامات بلکہ ایک ہی مقام پر حاضر مانتے ہو تو تم ہی گستاخ ٹھہرے اور ابلیس کے معتقد اعظم ہوئے۔..... باقی ہمارے نزدیک تو آپ ﷺ کے جسم کی بجائے آپ ﷺ کی روحانیت و نورانیت و رحمت کی شعاعیں عالمین کے ذرے ذرے پر محیط و حاضر و ناظر ہیں۔

دیوبندیوں کا دیو (شیطان) سے اعتقاد کی تعلق

۱۔ دیوبندی ایک حدیث پاک کی اپنی ہی شرح کی رو سے دیوبندی شیطانی جماعت ہیں:

هناك الزلازل والفتن وبها بطلع قرن الشيطان۔ یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گیا اور اس سے نکلے گی امت شیطان کی، سو موافق اس خبر مخبر صادق کے گروہ وہابیہ نے جو پیر محمد بن عبد الوہاب کے ہیں..... (فتح المبین، ص ۳۲۸۔ صدقہ تجلیات صفحہ ۵، ص ۳۲۲)۔

وہابی عقیدہ کے متعلق یہ لوگ خود ہی لکھتے ہیں کہ:

محمد بن عبد الوہاب کے معتقد یوں کو وہابی کہتے ہیں، ان (فتاویٰ رشیدیہ، ایضاً رشیدیہ، ص ۳۳۲، کچھ دیر کے عقائد عمدہ تھے غیر مقلدین کے ساتھ، ص ۵۱)

عقائد میں سب متحد..... مقلد، غیر مقلد..... ہیں (فتاویٰ رشیدیہ، ایضاً رشیدیہ، ص ۲۰۸)

.....پس دیوبندیوں نے اپنے قرن الشیطان (شیطان کی امت) ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

۲۔ شیطان کے بے دام لونڈی غلام: شیطان کے دوسرے بیٹے (غلام) کا نام ”حدیث“ ہے۔ اور غیر مقلد اس کے ”اہل“ ہیں۔ (تجلیات صفر، ج ۲ ص ۲۱)۔ اور دیوبندی = دیو (یعنی شیطان) کی بندی (باندی)۔..... یہ دونوں فریق شیطان کے بے دام غلام اور لونڈیاں (باندیاں) ہیں۔ دونوں ہی اس کے ہتھیار، سینگ اور شاخیں ہیں۔
۳۔ دیوبندی روئے زمین کے علم محیط کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے شیطان کی علمی برتری کے قائل ہیں:

”شیطان نور ملک الموت کو یہ وسعت (محیط روئے زمین کا علم) نص سے ثابت ہوئی شجر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے؟“ (براین قاطعہ، ص ۵۱)۔

۴۔ کسی عالم کا علم وہ شیطان سے زیادہ علم سوچنا ہی جرم سمجھتے ہیں اور (معاذ اللہ) کہہ اُٹھتے ہیں:-

”اور مولف خود اپنے زعم میں تو بہت بڑا اکمل الایمان ہے تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر علم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ۔“ (براین قاطعہ، ص ۵۱۔ عبارات کا برہ ص ۱۵۸)۔

۵۔ دیوبندی شیطان کو علم محیط زمین میں رسول اللہ ﷺ سے زائد اور اللہ پاک کے برابر مانتے ہیں:

”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا شجر عالم کو غلافی نصوں قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔“ (براین قاطعہ: ۵۱)

پس ان کے نزدیک علم محیط زمین میں اللہ کے دو شریک شیطان اور ملک الموت ہیں، اور ان کا شریک ہونا نص سے ثابت ہے یعنی ان کے ہاں ان کے تین خداؤں میں سے ایک شیطان ہے۔

۶۔ دیوبندیوں کے نزدیک آدم و حوا علیہما السلام نے بیٹے کا نام عبدالحارث رکھ کر شرک فی التسمیہ کا ارتکاب کرتے ہوئے شیطان (حارث) کو بھی خدا مانا تھا۔ کیا شیطان کو اتنا شریک خدا ماننا سنتِ آدم ہے؟

پس یہ شرک جو ان سے سرزد ہوا ہے، یہ شرک فی التسمیہ ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، مائینات رشیدیہ ص ۶۲ + ۶۸۳)

۷۔ عام شیطان اور خاص شیطان کا فرق:

”اس معنی، بموجب طاعوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا، یا مراد خاص شیطان ہے“
(بلقہ الحیران، ص ۴۳)۔

۸۔ شیطان کو مدینہ پاک کا کتا چھو لے تو پھر یہ دیوبندی شیطان کا مزار بنائیں گے:

جو چھو بھی دیوے سگ کو چہ تیرا اُس کی لعش
تو پھر تو خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار
(نشانہ قادی، ص ۷)۔

شیطان کو حضرت ابو ہریرہؓ نے پکڑا تھا بلکہ شیطان کو خود رسول اللہ ﷺ نے پکڑا تھا تو کیا اُن کے چھونے سے کتے کا چھونا بڑھ کر ہے؟ نہیں اور یقیناً ہرگز نہیں تو اب صحابہ کرام کے رضی اللہ عنہم گرانے کی حمایت کرنے والے دیوبندی اپنے بزرگ ابلیس کا رضی اللہ عنہ کب بتا رہے ہیں؟
۹۔ تھانوی نے کہا کہ:

خواب میں ابو بکر و عمر کی شکل میں شیطان آ سکتا ہے (الافاضات الیومیہ، ۸: ۱۹۳)۔

ابن تیمیہ نے کہا کہ

نبی کی شکل میں بھی شیطان آ سکتا ہے (کتاب الوسیلہ: ۴۱)۔

دیوبندیوں کے پیر کی صورت میں شیطان نہیں آ سکتا (بوادرا النوادر)۔ پس انبیائے کرام اور ابو بکر و عمر دیوبندیوں کے پیر نہیں ہیں۔

..... دیوبندیوں کی صورت میں شیطان نہیں بلکہ خدا آتا ہے۔

”فاعل حقیقی تو خداوند کریم ہے، کیا عجب کہ صحیح ہو، دوسروں کے لباس میں آ کر خود مشکل آسان کر دیتا ہے“ (شائم امدادیہ، ص ۱۰۰)۔

حسین احمد فی کو خدا کا روپ بنا کر یہ پوچھا اور چھاپا گیا کہ

”تم نے کبھی خدا کو بھی اپنی گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے“ (الجمیعۃ، شیۃ السلام نمبر، ص ۳۱۳)۔

رشید احمد گنگوہی کو دو نمبر خدا بتایا گیا:

”خدا اُن کا مربی، وہ مربی تھے خلایق کے“ (مرثیہ گنگوہی، ص ۸)

حتیٰ کہ دیوبندی عصمت فروش عورتوں کو بھی خد بوڑیاں (دیویاں) قرار دیتے ہوئے کہا گیا:

”بنی تم شر ماتی کیوں ہو؟ کرنے والا کون؟ کرانے والا کون؟ وہ تو وہی ہے۔“ (تذکرۃ الرشید)

..... دوسری طرف اگر کوئی شمس رسالت میں یا کسی ماہ ولایت میں حسن ازل دیکھ کر مغلوب الحال ہو کر (ہذا ربی) کانفرہ لگائے تو نجد سے سہارنپور تک کے تمام نجدی بڑا دقلم کار مفتی بن جاتے ہیں اور مرفوع القلم کی حدیثوں کو بھی ایک طرف پھینک دیتے ہیں۔ مگر اپنے گھر کے سارے ”شطوط گلے“ ان کو خدا نظر آتے ہیں۔

۱۰۔ شیطان بھی چاہتا ہے کہ ایماندار بے ایمان ہو کر مریں اور دیوبندی بھی اپنے مخالف ایماندار کے لئے یہی دعا مانگتے ہیں:

سلب اللہ ایمانک (اے احمد رضا! اللہ تجھ سے ایمان چھین لے) (الشیاب الثاقب، اثر فضل مایع، ص ۹۶)۔

۱۱۔ شیطان کا خایہ (آلہ تاسل) کھا جانے سے بخارا تارنا (غ غ) ہزاروی اور امیر شریعت بخاری کی سنت ہے۔ اور پھر خایہ ابلیس کے گیت گانا بھی ان کی سنت ہے۔

حضرت غوث ہزارہ کے حکیم حافظ جو کہ بیمار سے کم فیس لیا کرتے ہیں
اب یہ معلوم ہوا ہے کہ بخاروں میں حضور کشتہ خایہ ابلیس دیا کرتے ہیں

سواطع الالبہام ۹۳

ع خایہ ابلیس سے اُترا بخاری کا بخار دیوبندی قوم کو نسخہ مجرب چاہیے
بخار کے علاوہ دیگر حاجتوں کے لئے بھی ہمزاد (شیطان) سے فائدہ پہنچانے کی درخواست کرنے میں مضائقہ
نہیں جانتے۔ چنانچہ گنگوہی جی نے کہا کہ:

”اگر ہمزاد سے اس طرح کہنا مفید ہوتا ہے تو شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔“

(فتاویٰ رشیدیہ، تالیفات رشیدیہ، ص ۲۹۱)

۱۲۔ شیطان کو بھی آدم علیہ السلام کے چہرے سے نور محمد ﷺ نظر نہ آیا تھا۔ شیطان نے بھی آدم نبی اللہ کی تعظیم
(سجدہ تعظیسی) کو شرک سمجھا تھا۔ شیطان بھی میلا دپاک ﷺ کے وقت اور فاتحہ شریف کے نزول کے وقت رویا تھا
(البدایہ والنہایہ، ان ابلیس دن أربع ذنات: حين لعن، وحين لعبط، وحين ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم،

وحيث انزلت الفاتحة)۔ اب اس کو اور اس کے غلام باندیوں کو بھی میلا دو فاتحہ کے نام سے تکلیف ہوتی ہے۔

